مراسلات

محترم ، السلام علیکم !

'فکر و نظر' بابت مئی ۱۹۷۱ء میں "الباھلی" والے مضمون میں کاتب سے بہت سی غلطیاں سرزد ہو گئیں ہیں جو پروف پڑھتے وقت نظر میں نہیں آئیں۔ جیسے :

- الباھلیؓ کو صرف باھلی لکھا گیا۔ خیال رہے یہ مضمون عربی ادب سے متعلق تھا اس زبان کی چند چیزیں اگر اختیار کی گئیں تو اس میں ہرج نہیں تھا۔
- پہلے صفحے پر پہلے فٹ نوٹ میں درج کردہ کتابوں کی جائے طباعت وسن طباعت اور صفحات (BIBLIOGRAPHICAL CITATIONS) نہیں دیئے گئے جو انتہائی ضروری تھے۔ ان میں سے چند کتابوں کے حوالے بعد میں بھی آ رہے تھے ، جیسے الخصائص لابن جنی، فحولۃ الشعراء للأصمعی اور جمہرۃ اشعار العرب للقرشی۔ دوسری جگہ ان کا حوالہ دیا گیا ہے تو ان کے ساتھ مقام وسن طباعت میں نے نہیں دیا۔ چنانچہ کاتب نے بھی اُسی طرح رہنے دیا۔ میں نے تو اس لئے نہیں دیا کہ پہلے دے دیا تھا۔
- نوٹ نمبر ۲ ، ۳ جو اپنی طرف سے بڑھائے گئے ہیں ان کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ اس لئے کہ قارئین جو اس مضمون سے متعلق ہوتے ہیں وہ ان دونوں اصطلاحوں کا مطلب جانتے ہیں۔ نوٹ نمبر ۲ میں یہ بات کہ "اور جانور پالا کرتے تھے" زائد ہے۔
- ص ۸۱ پر ہے کان من شعراء الجاھلیۃ المعددین اس کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ اسی صفحہ پر ھولاء فحول شعراء أھل نجد الذین ذموّا و مدحوا فی الشعر کل مذاھب کا حوا!

بھی میں نے دیا تھا مگر کتابت سے رہ گیا۔ ص ۸۱۹ پر النجاشی سے "ال" قلم زد کر دیا گیا ہے۔

- ص ۸۲۰ پر ہے قد غیر یعنی غیر شد کے ساتھ ہے۔ اسی صفحہ پر نوٹ نمبر۱ میں "ولأ" ہے اس کے لا کے اوپر ہمزہ بے معنی ہے۔
- ص ۸۲۱ پر ابن اُحمر کے ایک مصرعے کو صلب مضمون سے ہٹا کر الگ نئی لائن میں لکھنا چاہیئے تھا۔ مصرع ہے:

بتیهاء قفر والمطی کأنها

"کی مختلف روایات"، تب مناسب تھا۔ ایسے ہی دوسری روایت بھی۔ ص ۸۲۱ میں التذکار الجامع للآثار (خطی) کے بعد "صیغہ مصورات سے لے کر ورق ۵۶" تک خط نسخ میں تحریر ہونی چاہیئے تھی۔ اس لئے کہ آپ نے اوپر یہی انداز اختیار کیا تھا۔

- ص ۸۲۲ س ۸ میں "بن" نہیں "ابن" ہونا چاہیئے تھا اس لئے کہ قاعدہ ہے کہ "بن" نئی سطر سے شروع ہو تو وہ "ابن" لکھنا چاہیئے۔
- ص ۸۲۳ میں اوپر ہی "جناب حمد الجاسر" ہیں صمد الجاسر نہیں یہ العرب رسالے کے مشہور و معروف ایڈیٹر ہیں۔
- ص ۸۲۳ ہی میں (نمبر ۵) ..... "یہ فخر حاصل ہے کہ اس کے بہت سے الفاظ قرآنِ کریم میں آئے ہیں، جن کا وجود اس سے قبل عربی زبان میں نہیں ملتا"۔ اس میں یہ حصہ کہ "اس کے بہت سے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں"۔ ذرا غور فرمائیے کیسا عجیب و غریب مفہوم پیدا کر رہا ہے۔ میرے کلمات (قرآن کی زبان کو کئی اچھوتے اور نئے الفاظ عطا کئے، جن کا وجود اس سے پہلے عربی زبان میں نہیں ملتا) میں "قرآن کی زبان" جس سے میری مراد "عربی" تھی، واقعی ذرا گنجلک تھا۔ مگر آپ "قرآن کی زبان" کے بعد "یعنی عربی" دو کلمات بڑھا دیتے تو مفہوم واضح ہو جاتا یا مجھ ہی سے ایک خط کے ذریعے پوچھ لیا جاتا۔ مگر موجودہ کلمات نے تو مفہوم اور زیادہ پیچیدہ بنا دیا ہے اور پھر اصل سے بہت ہٹ گیا ہے۔

• ص ۸۲۶ ہی میں آگے ایک جگہ آتا ہے: "ایک جگہ ابن اُحمر کے نام سے دیئے گئے اشعار دوسری جگہ ابن احمر الباھلی کے تحت ...... الخ"۔ "یہ ایک جگہ ابن اُحمر" کو نئے پیرے سے شروع کرنا تھا۔ اس لئے کہ اس حصہ میں ادیبہ سے الگ ایک بات کہی جا رہی ہے۔

• ص ۸۲۵ پر الآمدی کے دو حوالے ہی حذف کر دیئے گئے ہیں۔

• مندرجہ بالا ۸۲۶ صفحہ پر سطر نمبر ۱۰ میں "بارے" "کے بعد" "میں" رہ گیا ہے۔

• اور پھر ظلم یہ ڈھایا گیا ہے کہ SUB HEADINGS کو یک قلم اڑا دیا گیا ہے۔

مکرمی! آپ نے اندازہ لگایا ہوگا مضمون کس قدر ہلکا ہو گیا ہے۔ بلکہ یوں کہئے کہ معیار سے گر گیا ہے اور ساتھ ہی اس نے رسالے کے معیار کو بھی گرا دیا ہے۔ یہ تو ابھی وہ نقائص ہیں جو میں نے سرسری مطالعہ کے بعد دیکھے ہیں اگر اصل سے مقابلہ کیا جائے تو پتہ نہیں کیا کیا گوہر کھلیں۔

احمد خان۔ ایم اے

۱/۲۷ ایوان قائداعظم۔ جامعہ کراچی۔

(فاضل مراسلہ نگار کا زیرِ تبصرہ مضمون شکستہ تھا، اکثر نقاط غائب تھے۔ کاتب اور پروف ریڈر کے اُوپر یہ چھوڑ دینا مناسب نہیں کہ وہ حوالہ جات خود درے لیں گے۔ ان کا کام تو اصل سے مطابقت ہے۔ مراسلہ نگار کا فرض تھا کہ مضمون لکھنے کے بعد نظرِ ثانی کر لیتے۔ خود اس خط میں کئی تحریری غلطیاں موجود تھیں۔ اس کے علاوہ کنیت میں ابن کا الف برقرار رہتا ہے جیسے ابن عمر وغیرہ۔ لیکن اگر عمر بن عبدالعزیز لکھا جائے تو ا گرانا لازم ہے۔ (ادارہ)